از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف جموں اینڈ کشمیر

بنام

ڈاکٹر اشوک کمار گپتا و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 11 جنوری 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان۔]

قانونِ ملازمت:

جے اینڈ کے میڈیکل ایجوکیشن (گزٹیڈ) سروسز بھرتی رولز، 1979:

جی او نمبر 517-ایچ ایم ای، سال 1987 مورخہ 19.10.1987-ترقیاتی اسکیم-اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر ترقی-31 مارچ 1987 کو 7 سال کے ساتھ ایڈہاک مقرر کردہ لیکچرر اس اسکیم کے تحت اہل ہیں۔-عدالت عالیہ کے سنگل جج جو 7 سال کی خدمت مکمل نہ کرنے والوں کو فائدہ دے رہے ہیں-ڈویژن بینچ میں اپیل-تاخیر معاف نہیں کی گئی-تاخیر کی وضاحت پر غور کرنے اور اسے معاف کرنے کی ضرورت ہے-معاملہ نئے سرے سے نمٹانے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیج دیا گیا۔

عدالتی نوٹس:

سرکاری محکموں کی طرف سے اپیل دائر کرنے میں تاخیر-عدالتی نوٹس لینا-قرار پایا کہ: تاخیر کو معاف کرنے سے انکار عوامی ناانصافی کو جنم دیتا ہے-تاخیر کو معاف کرنے کی ضرورت ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2067، سال 1993۔

ایل پی اے (ایس ڈبلیو) نمبر 91، سال 1991 میں جموں و کشمیر عدالت عالیہ کے 25.3.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل گزاروں کے لیے جی ایم کاووسا اور اشوک ماتھر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اگرچہ جواب دہندگان کو پیش کیا گیا ہے، لیکن کوئی بھی ذاتی طور پر یا وکیل کے بذریعے پیش نہیں ہو رہا ہے۔

اجازت دی گئی۔

فاضل واحد جج نے رٹ پٹیشن کو اس بنیاد پر منظور کیا کہ لیکچرراں کو باقاعدہ بنیاد پر مقرر کیا گیا تھا اور جموں وکشمیر میڈیکل ایجوکیشن (گزٹیڈ) سروسز ریکروٹمنٹ رولز 1979 میں مقرر کردہ قابلیت کو پورا کیا گیا تھا اور انہیں سرکاری حکم نمبر 517-ایچ ایم ای، سال 1987 کے مطابق مقررہ وقت پر ترقی کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ مذکورہ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ ایڈہاک تقرری کے خلاف کام کرنے کے وقت کو چھوڑ کر اگر انہوں نے 31 مارچ 1987 تک 7 سال مکمل کر لیے ہیں تو انہیں 1.4.1987 کو 2350-4050 روپے کے پیمانے پر اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر نامزد کیا جائے گا۔ جواب دہندگان نے اس تاریخ تک 7 سال کی باقاعدہ خدمت مکمل نہیں کی تھی۔ پھر بھی واحد جج نے مذکورہ بالا جی او کا فائدہ دیا تھا۔ ڈویژن بینچ میں اپیل دائر کرنے میں تقریباً 3 ماہ کی تاخیر ہوئی۔ عدالت عالیہ کا ڈویژن بنچ اس بنیاد پر تاخیر کو معاف کرنے کی طرف مائل نہیں تھا کہ مناسب وضاحت نہیں دی گئی تھی۔ ہم نے فاضل ججوں کے استدلال پر غور کیا ہے۔ حقائق اور حالات پر، ہم سمجھتے ہیں کہ اپیل دائر کرنے میں تاخیر کے لیے دی گئی وضاحت مناسب ہے۔ یہ بدنام ہے اور عدالت عدالتی نوٹس لے گی کہ کوئی بھی تاخیر کی ذمہ داری نہیں لے گا اور مختلف محکموں کے درمیان یا ایک ہی محکمے میں مختلف سطحوں پر آرام سے مشاورت کے عمل میں اپیل دائر کرنے کی حد روک دی جاتی ہے۔ تاخیر کو معاف کرنے سے انکار عوامی ناانصاف اور سستی کو بڑھاوا دیتا ہے اور شرارت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ عملی نقطہ نظر کو لاگو کرتے ہوئے، تاخیر کی وضاحت پر غور کرنے کی ضرورت ہے اور انصاف کی وجہ کو آگے بڑھایا جانا چاہیے اور اس کے مطابق غور کیا جانا چاہیے، اس نقطہ نظر سے تاخیر کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ یہ معاملہ قانون کے مطابق قابلیت پر نئے سرے سے نمٹانے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیجا جاتا ہے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document